مرکزی دارالافتاء

اسلامک ٹی وی چینل دیکھنے پر اہم فتوی

صدور: قاضی القضاۃ فی الھند مفتاح الشریعہ، بقیۃ السلف مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد رضا قادری، ۱۱ ہزاری مذکر الہالی

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ.....

۱)۔ ٹی وی چینل میں اسلامک پروگرام دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

کچھ حضرات اسلامک پروگرام کو جائز کہتے ہیں اور دیکھتے دکھاتے ہیں اور دوسرے ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

۲)۔ وی سی آر (وی سی وی) جس میں فلم آتا ہے اور نعت وتقریر کی یا قوالی وغیرہ اس سے سناٹی دیتا ہے اسے دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

۳)۔ وی ڈی میں علماء حقانی کی تصویر تقریر کرتے سے دکھانا دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(نوٹ) اس فتوی پر عصور العشریعہ بقیۃ السلف علامہ الحاج مفتی محمد رضا قادری صاحب قبلہ کے دستخط ہیں۔

المستفتی: محمد عرفان، شاہ محمد وجاہد کمک

الجواب بعون الملک العزیز الوھاب

ٹی وی چینل میں اسلامک پروگرام ہوں یا غیر اسلامک دیکھنا دکھانا ناجائز وگناہ ہے کہ اس میں جاندار کی تصویر کھینچنا اور دکھانا دینی ہیں، اور جاندار کی تصویر کی بابت حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنانے پر سخت وعید میں اور شدید عذاب فرمایا اور اس پر سخت سے سخت وعیدیں اور شدید عذاب وارد ہے جو کسی سے مخفی نہیں، اور جو تصویر بنانے کا عظیم گناہ دنیا حدیثوں میں اس بارے میں جو احادیث ہیں اور جو

طرح تصویر بنانا، بنوانا ناجائز وگناہ ہے، ویسے ہی بنانے کے دوسرے درجہ استعمال بھی ناجائز ہیں۔

ٹی وی اور سینما میں جو تصویریں بنائی جاتی ہیں وہ ان میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں، اگر یہ نہ دیکھیں اور نہ دیکھنے والے ہوں تو کسی کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

کاروبار ہے ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

وہ تو کوئی کان نہ لگانے کی جرأت کر سکتا اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ دینی پروگرام ٹی وی اور ویڈیو پر جائز ہے بعض شیطان کا ایک دھوکہ ہے اور شیطان کا ایک حیلہ ہے کس لئے شیطان اسے لوگوں کو ایک حلال حرام میں مبتلا کر دیا ہے، اس سے بڑھ کر ایک فریبی شیطان نے یہ ادا کی کہ حرام کو پیلو فوٹ حرام کھلے طور پر کھلے طور پر کھلے طور پر، عظیم مفتی اعظم ہند کے زمانے میں ایک فلم "نانا جلال" تھی اس میں بھی وہ تصویر کا کاروبار دیکھا یا جاتا تھا اس بارے میں عظیم مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا، میں کوئی تو شیطان بنانا جائز نہیں۔ اب جو لوگ اس کام کو فتوی دے رہے ہیں کہ تصویر دیکھنا اور بے تصویر بنانا درست ہے، بنانا حرام ہے اور دیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ بنیاد سخت ہی۔ ان کے قول اور فتوے میں تناقض ہے، اور ان کا یہ فتوی صراحۃً حضور سرکار کائنات ﷺ کے ارشادات کے خلاف ہے، اور کھلے طور پر یہ فتوی کو ناجائز بنانا ہے، اس کی اجازت دلائل حضرت نے دی اور عن حضور مفتی اعظم ہند نے کئی

آج بھی علمائے اکابر علماء اہلسنت فی وی اور سوی کیمرے پر آنا جائز وحرام کا حکم دیتے ہیں، اور اسے مضر اثرات ہیں اس سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔

لہٰذا موجودہ حکمتِ عملی ٹی وی چینل میں جو پروگرام ہو اس پر بڑی روح کے ساتھ فتویٰ دیکھنا دکھانا محض سینما حرام ہونا چاہیے بلکہ سینما سے زیادہ خرابیوں پر مشتمل کام ہے کہ یہ ایک قسم کی تصویر کشی ہے، اور اس صورت گری ہے۔ اس کی شریعت مطہری میں ہرگز اجازت نہیں، اور اس میں علت حرمت یعنی **مضاہاۃ خلق اللہ** بدرجہ اتم پائی جاتی ہے، اس لئے کہ یہ تصاویر متحرک اور سینما کی طرح چلتی پھرتی نظر آتی ہیں، اور اگر ان کو جاندار کی تصویر کہا جائے، (جو کہ حقیقتاً یہی ہے) تب بھی ساکت اور غیر متحرک تصاویر **مضاہاۃ خلق اللہ** کی وجہ سے حرام ہیں، اور یہ تصاویر بدرجۂ اولیٰ ناجائز وحرام ہونے میں داخل ہیں، اور جو لوگ اس کو جائز کہتے اور دکھانے دکھانے پر زور دیتے ہیں، وہ غلط روش پر ہیں، اس سے باز آنا ہی اور اپنے قول سے رجوع کرنے میں خیر ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲) ۔ ٹی وی اور سوی جس میں بھی کچھ آتا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو جواب اول میں مذکور مصور ہوا، یعنی وی سی آر اور سوی میں بھی دیکھنا ناجائز وحرام ہے، یہاں تک کہ صرف نعت وتقریر سننے کے لئے بھی دیکھنا ناجائز وحرام ہے، اس لئے کہ ان میں بندے کے صرف نعت وتقریر سننے کے لئے ان میں موجود کی آواز سنی ہوئی ہے اور صرف تصویر کی آواز حرام نہیں ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳) ۔ سی ڈی میں علماء کرام وشائخ کے نظام وغیرہ لوگوں کی تصاویر قیدکے ساتھ دیکھنا دکھانا بھی ناجائز وگناہ ہے کہ جاندار کی تصویر ہونا خواہ کیمرہ کے ذریعہ ہو یا کسی اور طریقہ کے ہو یا کسی طریقہ سے بنائی جائے اور محفوظ کر لی گئی ہو میں تصویر وجود میں آتی تو وہ بھی ضرور حرام ہوگا اور یہ سمجھنا پہلی شرعی حرام ہے اور اس کی حرمت پر احادیث کثیرہ شاہد

اور تشدد تراشی رہے گا اور کوئی تنہا شوافع کیسے اسلامی نہ ہو جائے بلکہ تنہا شوافع کا اسلامی پروگرام چلتے نہ تھے سے اطلاع مسلمین کی مخالفت اور تیسرے کے جواز میں مودودی کی موافقت کا الزام اوڑھ لیا ہوگا ماضی قریب میں مودودی کے ساتھی نے مجھ کو بتایا جانا اور اس کی حمیت پر الزام لگا کہ اتفاق رائے پر جس پر متفق اعظم ہند کا وہ متفق جس کا ذکر جواب میں ہوا سند سے اس لئے دے اس دور کے تمام علماء کا اطباق و اتفاق اس اجماع قدیم کے ساتھ منظم ہے جو تصویری روح اور اس کی قرائن اور تائید کی حرمت پر منعقد ہے اور مسلمانوں میں چلا آرہا ہے یہ اتحادی مسئلہ کسی کے خلاف سے خلافی نہ ہو جائے گا بلکہ اختلاف مخالف ضرور ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ
(قاضی القضاۃ فی الہند)
مرکزی دارالافتاء بادیہ بنگال و آسام و اڑیسہ، پرلی شریف۔
۲۵ ربیع الاولی ۱۴۳۲ھ

خلفاء راشدین کے بارے میں اہل حدیث اور شیعہ کا عقیدہ

الاسئلہ: دعا حمد کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا افضل ہونا ثابت ہے۔

اس طرح اہل سنت و جماعت کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرات صحابہ کرام میں سب افضل ہیں اور ان میں سابقین اولین افضل ہیں۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس میں اہل سنت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اسلہ: دعا بعض روافض حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتے ہے اور مقدم مانتے ہے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم رکھتا ہو اور ان کو افضل کہتا ہو ایسا شیعہ عقیدہ کو اختیار کرتا ہے۔ اہل حدیث کی رائے اور عقیدہ بھی یہی ہے جو آپ نے اختیار کرتا ہے۔

الجواب بعون الملک الوہاب: (۱) اکثر اہل سنت و جماعت رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے افضل صدیق اکبر پھر عمر فاروق عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرار دیتے ہیں لیکن بعض اس پر تفصیل بھی کرتے ہیں۔ (وہبہ الجیدی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوتھا خلیفہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض تو مسلمانوں میں ایک عام آدمی ہیں ان کا چوتھا قول محمول ہے۔ (وہبہ الجیدی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "ازالۃ الخفاء" میں اہل سنت کی ترجمانی کرتے ہوئے خلفائے راشدین کی فضیلت حسب ترتیب خلافت ثابت کی ہے۔

وجوہات اگر اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ترجیح اور فضیلت دینے پر حضرت شاہ صاحب نے کوئی قطعی دلیل نہیں دی ہے جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے وہ سب اندازے اور گمان کی باتیں ہیں جو اس مقام پر مناسب نہیں۔ (وہبہ الجیدی)

الاسئلہ: دعا صحابہ کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے دیوبندیوں کے عقیدہ کا ذکر کیا ہے۔ (ادارہ صفہ ۲۷۸ پر)